☆ ڈاکٹر مختار احمد عزمی

اردو کے پھیلتے عالمی دائرے

Abstract:

No doubt, Urdu is national language of Pakistan but it has been deprived of its constitutional rights. According to the constitution of 1973 (Article 251), Urdu must be enforced in every walk of life. Anyhow Urdu is developing by leaps and bounds by its own inner power of absorption. Religous parties have a dynamic role in the development of urdu. It has been developed as 2nd largest spoken language of the world. Waves of Urdu are spreading all over the world. Propagation and Development in urdu at international level is required. Supreme court of Pakistan has ordered to impliment urdu in all the national and goverment institutions.

قومی سطح پر اردو کی دکھ بھری داستان ہمیں رلاتی ہے تو غیروں کو ہنساتی ہے گزشتہ دنوں برطانیہ کے نامور ڈاکٹر ڈیوڈ میتھیوز David (1) Mathews پاکستان آئے تو تعجب کا اظہار کیا کہ ابھی تک اردو کو پاکستان کی سرکاری زبان کیوں نہیں بنایا جاسکا۔ڈاکٹر طاش مرزا نے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یوم آزادی کے موقع پر تاشقند کے پاکستانی سفارتخانے میں نہ صرف سفیر محترم نے انگریزی میں اظہار خیال کیا بلکہ صدر پاکستان اور وزیر اعظم کے پیغامات بھی انگریزی میں لکھے اور پڑھے گئے۔

افسوس صد افسوس جسے ہم ''قومی زبان'' کہتے نہیں تھکتے جب اسے سرکاری سطح پر نافذ کرنے کا وقت اور مطالبہ آتا ہے تو منافقت کی چادر اوڑھ لیتے ہیں ۔۱۹۷۳ء کے متفقہ آئین کی ایک ایک شق پر کئی کئی دن تک بحث مباحثہ ہوتا رہا۔اسی متفقہ آئین کی دفعہ 251 میں واضح طور پر لکھا ہے کہ 1988ء تک اردو سرکاری طور پر نافذ کردی جائے گی تو پھر کون ہے جس نے حکومتوں کا ہاتھ روک رکھا ہے؟ 1988 کے بعد تقریباً پانچ مرکزی حکومتیں اردو میں عوام سے ووٹ مانگ کر برسرِ اقتدار آئیں اور شرمناک بے وفائی سے اردو کو پس پشت ڈالتی چلی گئیں۔تازہ وار پی پی کی حکومت کے جاتے ہی عبوری حکومت نے 2012 میں کیا کہ جب مقتدرہ قومی زبان کا دائرہ کار محدود کرکے اسے ''ادارہ فروغ قومی زبان'' میں بدل دیا گیا۔

اس بندگھر میں کیا کہوں کیسا طلسم ہے
کھولے تھے جتنے قفل، وہ ہونٹوں پہ پڑھے

اس کے اعلی الرغم صورتحال یہ ہے کہ اردو اپنی قوتِ نمو اور عوام وخواص میں پذیرائی کی بدولت دنیا کی دوسری بڑی زبان بن چکی ہے (2)۔اس کا ایک مظاہرہ مجھے اس وقت دیکھنے کو ملا جب جنوری 2015 میں چوتھی بار عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔الحمدللہ اس سے قبل 1999، 2004 اور 2009 میں بھی یہ سعادت مل چکی ہے مگر اس بار راقم نے اُردو کی پذیرائی اور پھیلاؤ کے کئی دلچسپ نظارے دیکھے اور حیران بھی ہوا۔حرمین شریفین، عالمِ اسلام کے دو اہم عالمی مراکز ہیں، وہاں عربی کے بعد اُردو تیزی کے ساتھ رابطے کی زبان بنتی جارہی ہے یہ وہ دائرہ ہے جو برصغیر سے باہر تشکیل پا رہا ہے۔

☆ڈین آف لینگویجز، منہاج یونیورسٹی لاہور۔

اردو کے آغاز وارتقاء کے حوالے سے سارے نظریہ ساز اس نکتے پر متفق ہیں کہ دو یا دو سے زیادہ گروہوں کے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک ملاپ کے نتیجے میں کسی نئی زبان کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔ پروفیسر حافظ محمود شیرانی ہوں یا ڈاکٹر نصیر الدین ہاشمی حسینی کمار چڑجی ہو یا عین الحق فرید کوٹی، گریرسن ہو یا ڈاکٹر جمیل جالبی سب ہی اس معروضی حقیقیت کو مانتے ہیں۔ چنانچہ اردو زبان کے حوالے سے بھی یہی اصول کارفرما نظر آتا ہے اہل عرب کا اہل سندھ سے ملاپ ہو یا اہل فارس کا اہل پنجاب سے ہندی دکھنی سے ملی یا بنگالی انگریزی سے، شاہجہان آباد سپاہی پیشہ جمع ہوئے یا صوفیائے کرام کے آستانوں پر عوام وخواص کا اجتماع ہوا، نتیجہ کم وبیش ایک ہزار برس کے سماجی عمل کے دوران اردو زبان کی تشکیل وتعمیر ہوتی چلی گئی قیام پاکستان کے حوالے سے اردو زبان کا تاریخی اور تابناک کردار فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

وہ لوگ جو لمحہ موجود میں اردو زبان کے ارتقاء اور ترویج واشاعت میں مدد ومعاون ثابت ہو رہے ہیں۔ حکومتی سرپرستی کے بغیر پاکستان کے اندر اور باہر یہ سلسلہ تیزی سے جاری ہے۔ اب اردو کا وہ دائرہ مکمل ہو چکا ہے جس کا ذکر ڈاکٹر جمیل جالی نے کیا ہے(3)۔ اب وسیع تر دائرہ تشکیل پا رہے ہیں اور یہی ہمارا اصل موضوع ہے۔ یہ دائرے دنیا بھی میں پھیلتے ہوئے اردو کے عالمی مراکز پر مشتمل ہیں۔

پاکستان سے باہر جھانکیے تو بہت سے مما لک میں اردو کی نئی بستیاں آباد ہو چکی ہیں۔ ٹوکیو سے ٹورانٹو تک، کاشعر سے کلکتہ تک اور بیجنگ سے مکہ مدینہ تک اردو کتابوں کی دکانیں، مدارس، اخبارات رسائل اور ٹی وی چینلز کام کر رہے ہیں۔ جمیل الدین عالی نے تو اَسی (۸۰) کی دہائی میں کہہ دیا تھا۔

اتنی بار بلایا مجھ کو سننے مرا کلام
کہیں کراچی پڑ نہ جائے ٹورانٹو کا نام

''دعوت وتبلیغ'' کے نام سے اس وقت دنیا بھر میں جو محنت ہو رہی ہے اس سے بھی اردو زبان کے دامن میں عالمی وسعت پیدا ہو رہی ہے جس طرح اس مبارک محنت کا ہدف مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک ہے اس طرح اردو زبان کی وسعت اور اثر پذیری بھی نئی بلندیوں کو چھو رہی ہے چونکہ اس دینی محنت کا مرکز برصغیر بالخصوص پاکستان (رائیونڈ میں ہے لہٰذا فطری طور پر پاکستان کی قومی زبان اردو اس محنت میں ایک بہت توانا کردار ادا کر رہی ہے۔ اس حوالے سے نامور عالمی مبلغ مولانا طارق جمیل کی فصیح وبلیغ اردو خطابت کا بھی ایک اہم حصہ ہے ایسے خطیبان اردو کو ہر دور میں میسر رہے ہیں۔

ہر سال کم وبیش ایک سو سے زائد مما لک کی بڑی بڑی تبلیغی جماعتیں سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے رائیونڈ پاکستان میں آتی ہیں۔ اندرون اور بیرون ملک سے کم وبیش 25 تا 30 لاکھ لوگ سالانہ اجتماع میں شرکت کرتے ہیں۔ اب انتظامی وجوہ کی بنا پر سالانہ اجتماع کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ مشنری جذبے سے معمور یہ لاکھوں لوگ آپس میں ہر سال تقریباً ایک ماہ تک معاشرتی اور روحانی تعامل (Social and spirtual instraction) کرتے ہیں اور اس سارے پراسس میں اردو رابطہ کی مرکزی زبان ہوتی ہے۔ اجتماع کے بعد ہزاروں جماعتیں صرف ملک کے اندر پھیل جاتی ہیں بلکہ ڈیڑھ سو مما لک کا رخ بھی کرتی ہیں۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اردو زبان دنیا بھر میں کن کن انجانے گوشوں تک پہنچ رہی ہے اور ہزاروں جماعتیں دنیا بھر کی مساجد جاگزیں ہوتی ہیں۔ دہائی بیانات ہوتے ہیں اہل محلّہ سے گراس روٹ لیول پر انٹرایکشن ہوتا ہے اور دن رات میں دوبارہ فضائل اعمال کی تعلیم ہوتی ہے۔ یہ تعلیم اور یہ بیانات بالعموم اردو زبان میں ہوتے ہیں۔ فضائل اعمال میں مولانا محمد زکریاؒ نے قرآن کی عظمت، احادیث مبارکہ، صحابہ کرامؓ کے ایمان افزا واقعات کے ساتھ ساتھ عربی فارسی اور اردو کے برمحل اشعار بھی استعمال کئے ہیں، لاکھوں لوگ روزانہ اس متن کو پڑھتے ہیں۔

تبلیغی جماعت ہمارے خصوصی شکریہ کی مستحق ہے کہ عالمی اور علاقائی زبانوں کی آمیزش کے ساتھ ساتھ اردو زبان کی کلاسیکی حسن کو بھی قائم رکھے ہوئے ہیں اب جبکہ اردو کے پروفیسر بھی انگریزی ہندسے استعمال کرتے ہیں، تبلیغی مرکز رائیونڈ کے تمام ستونوں کے نمبر اردو میں لکھے ہوئے ہیں۔ بات صرف ہندسوں کی نہیں بلکہ ٹیلی ویژن چینلز میں انگریزی الفاظ کی بھرمار کے برعکس تبلیغی جماعت میں میٹنگ کی بجائے جوڑ یا اجتماع، کینٹین کی بجائے مطبع کہا جاتا ہے۔ اس طرح چلہ

تشکیل مشورہ اور لذت جیسی اصطلاعات عام روانی سے بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔طوالت کے بیش نظر اس پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔ورنہ یہاں ایک جہان آباد ہے جس میں اردو زبان کے بے شمار امکانات پوشیدہ ہیں۔

دینی اور سیاسی جماعتوں کا ہمیشہ سے اردو زبان کے ساتھ خصوصی لگاؤ رہا ہے۔جماعت اسلامی اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی طرف سے تیار کردہ اردو لٹریچر یا اس کا ترجمہ دنیا بھر میں پھیل رہا ہے سلیم احمد کے بقول

تیرے سانچے میں ڈھلتا جا رہا ہوں
تجھے بھی کچھ بدلتا جا رہا ہوں

شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری کی سائنٹفک اپروچ،استقامت اور انقلابی وژن کے ساتھ ۸۰ سے زائد ممالک میں ''منہاج القرآن انٹرنیشنل'' کا نیٹ ورک مستعدی کے ساتھ مصروفِ کار ہے۔پاکستان،کینیڈا،بھارت،ناروے،انگلینڈ اور بیسیوں مراکز پر اشاعتِ دین کا کام جاری ہے۔(4) پاکستان کی سیاسی تاریخ میں لانگ مارچ اور دھرنوں نے ایک نیا باب رقم کیا ہے۔اس موقع پر جہاں اردو زبان کا دامن شیخ الاسلام کی انقلابی اور آئینی تقاریر سے مالا مال ہوا ہے وہاں قومی اور بین الاقوامی سطح پر عوامی شعور بھی پیدا ہوا ہے اور بلاشبہ عالمی سطح پر اُردو زبان کے دامن میں بہت وسعت پیدا ہوئی ہے۔

علاوہ ازیں بیسیوں ممالک کی طرف سے اردو تعلیم و تدریس کیلئے یونیورسٹی کی سطح پر انتظامات کئے گئے ہیں۔مثلاً ایران میں اور جاپان میں شعبہ ہائے اردو کم و بیش نصف صدی سے جاری ہیں۔ترکی کی تین یونیورسٹی (استنبول،انقرہ اور قونیہ) میں مصر کی جامعہ میں کئی دہائیوں سے ایم اے،پی ایچ ڈی تک اردو پڑھائی جاری ہے چین کی بیجنگ یونیورسٹی شعبہ اردو خاصا فعال ہے چین کے انتخاب عالم با قاعدہ شاعری کرتے ہیں،اسی طرح کیمبرج،آکسفورڈ،ٹورانٹو،میونخ،مروم اور شکاگو میں شعبہ ہائے اردو،اردو مراکز،ادبی تنظیمیں اخبارات اور رسائل سرگرم عمل ہیں۔اگر پاکستان کے اندر انگریزی کے دلدادوں نے اردو کا راستہ روک رکھا ہے تو کیا ہوا اس میٹھی مستانی زبان کے دائرے دنیا بھر میں پھیل رہے ہیں۔

حوالہ وحواشی:

۱۔ سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن سٹڈیز اور شعبہ جنوبی ایشیا لندن یونیورسٹی کے نامور محقق جنھیں حکومت پاکستان نے اُردو خدمات کے حوالے سے ''ستارہ امتیاز'' سے نوازا ہے۔
۲۔ روزنامہ خبریں لاہور پاکستان 25 اپریل 2015/بحوالہ واشنگٹن پوسٹ،یو ایس اے۔
۳۔ جمیل جالبی،ڈاکٹر (1975) ''تاریخ ادب اردو''،لاہور مجلس ترقی ادب